عقدِ انامل (انگلیوں پر شمار کرنے) کا نبوی اُسلوب

* ڈاکٹر محمد عبد اللہ

Abstract

'Aqd-e-Anāmil means that the fingers should count on a particular basis. It was known in the Arabs that when there was a point to indicate a number they made a particular shape of fingers by their hands. This activity point out a specific counting method from the Holy Prophet (ﷺ). The Holy Prophet (ﷺ) used these figures in different *Aḥādith* like Ten, Ninety, Fifty three and Fifty nine etc. This method of counting on fingers is very useful to understand some specific *Aḥādith* and counting according to the method of Holy Prophet (ﷺ). In this way, we can count up to 1 to 9999. On the right hand, units and decades are done, while left hands are counted on hundreds and thousands. Five fingers are named as Little Finger, Ring Finger, Middle Finger, Fore Finger and Thumb. The finger is formulated in a specific way for each figure. In this context, this method is helpful in understanding many *Aḥādith*. And you also have a reward for living a *Sunnah*.

Key words: *'Aqd-e-Anāmil*, *Dhikr* (Remembrance of Allah), Finger-Counting, Prophet's Figures method.

عقد انامل سے مراد انگلیوں پر شمار کرنا، یہ گنتی کا وہ آسان طریقہ ہے کہ جس میں انسان کسی مشین یا بڑی تسبیح کے بغیر دونوں ہاتھوں پر ایک سے دس ہزار تک گنتی کر سکتے ہیں، یہ طریقہ عرب میں بھی رائج تھا اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام میں بھی متداول رہا، اسی طرح ذخیرہ احادیث میں بھی بہت سی احادیث ایسی ہیں کہ جن کا سمجھنا اس مخصوص قسم کی گنتی کے سمجھنے پر موقوف ہے، حدیث کے طالب علم کو بہت سے احادیث کے فہم میں یہ گنتی سمجھنا بہت مفید ہے، اسی طرح سلف صالحین نے بھی اس طریقہ کی حفاظت کی اور اس کو سکھایا اور بعد کی نسلوں تک منتقل کیا۔ اللہ کا ذکر انسانی روح کی غذا ہے، اِس قیمتی گوہر سے انسانی قلوب کو اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ[1] "جان لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے"۔

---

* لیکچرر، ادارہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور۔

1 الرعد ۱۳:۲۸

اِسی طرح ذکر اللہ سے دشمن کے مقابلے میں کام یابی حاصل ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[2]

اے ایمان والو! جب تم کسی فوج سے جنگ کرو تو ثابت قدم رہو اور بہ کثرت اللہ کو یاد کرو تاکہ تمھیں کام یابی حاصل ہو۔

قرآن کریم میں ذکر کرنے والے مرد و زن کی تعریف کی گئی ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا[3]

اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بہت ثواب تیار کر رکھا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ[4] "رسول اللہ ﷺ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے"۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں، ذکر کرنے والا جب، جس وقت اور جس حالت میں چاہے اللہ کا ذکر کر سکتا ہے۔ مسند امام احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَارْتَعُوا»، قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «حِلَقُ الذِّكْرِ»[5] "جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو وہاں سے کچھ کھا لیا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جنت کے کون سے باغات ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کے ذکر کے حلقے ہیں"۔ جناب نبی کریم ﷺ تکبیر و تقدیس کے وظیفوں کا شوق دلاتے تھے اور شمار یاد رکھنے کے لیے انگلیوں کی جدا جدا شکلیں بناتے تھے تاکہ انگلیاں بھی قیامت کے دن اِن وظائف کی گواہی دیں۔

عقد انامل سے مراد ہے 'انگلیوں پر خاص طریقہ سے گنتی کرنا'، اہل عرب میں یہ طریقہ معروف تھا کہ جب کسی عدد کی طرف اشارہ کرنا ہوتا تو وہ ہاتھ کی انگلیوں کی مخصوص ہیئت بناتے، جس میں سے ہر عدد کے لیے ایک مخصوص شکل ہوتی تھی، اس طریقہ کو عقدِ انامل کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ مسنون ہونے کے علاوہ علم حساب میں بھی کار آمد ہے، اس میں دین و دنیا دونوں کا نفع ہے، کیونکہ احادیث میں تسبیح اور تکبیر و تحمید کے بارے میں بعض مخصوص اعداد بھی آتے ہیں، اور انھیں شمار کرنے کے دو طریقے معمول ہیں: ۱۔ تسبیح سے گننا۔ ۲۔ عقدِ انامل سے گننا۔ یہ دونوں طریقے ثابت ہیں۔

---

2 الانفال ۸: ۴۵

3 الاحزاب ۳۳: ۳۵

4 البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، (بیروت: دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ) حدیث رقم ۶۳۴؛ قشیری، مسلم بن حجاج بن مسلم، الصحیح، (بیروت: دار الجیل، ۱۳۳۴ھ)۔ حدیث رقم ۷۵۵۔

5 احمد بن حنبل، المسند، (بیروت: عالم الکتاب، ۱۹۹۸ء)، تحقیق: ابو المعاطی النوری، حدیث رقم ۱۲۵۵۱۔

تسبیح سے شمار کرنا

تسبیح سے مراد گٹھلیوں یا کنکریوں کے ذریعے شمار کرتے ہوئے ذکر کرنا ہے، اِس کا ثبوت متعدد احادیث سے ملتا ہے، جن میں سے چند ذیل میں ملاحظہ ہوں:

۱۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا کہ اُس کے سامنے کچھ گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں، جن پر وہ تسبیح کر رہی تھی، چنانچہ حضرت خزیمہ کی روایت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ[6]

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتی ہیں، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس تشریف لائے، اس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ تسبیح کر رہی تھی۔

ابن عابدین (م: ۱۲۵۲ھ) اِس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَدَلِيلُ الْجَوَازِ مَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ «أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ ---- فَلَمْ يَنْهَهَا عَنْ ذَلِكَ ---- وَلَوْ كَانَ مَكْرُوهًا لَبَيَّنَ لَهَا ذَلِكَ-[7]

ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور حاکم کی روایت اِس عمل کے جواز کی دلیل ہے، اور یہ کہا کہ سعد بن ابی وقاص سے صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس آئے اور اُس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ تسبیح کر رہی تھی۔۔۔۔پس آپ ﷺ نے اُسے اِس عمل سے منع نہ فرمایا۔۔۔۔اگر یہ عمل مکروہ ہوتا تو آپ ﷺ اس کو ضرور بیان فرما دیتے۔

۲۔ آپ ﷺ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اُن کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن سے وہ تسبیح کر رہی تھیں، چنانچہ مسند ابویعلی میں ہے:

حَدَّثنا كِنَانَةُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي صَفِيَّةُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلى الله عَلَيه وسَلمَ جَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا،

---

[6] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، (بیروت: دارالکتاب العربی)، حدیث رقم ۱۵۰۲؛ النسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن، السنن الکبریٰ، (بیروت: موسسۃ الرسالۃ، ۲۰۰۱ء)، حدیث رقم ۹۹۲۲۔

[7] ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار علی الدر المختار، (الریاض: دار عالم الکتب، ۲۰۰۳ء)، تحقیق: محمد بکر اسماعیل، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ، ج۲، ص۴۲۱۔

وَأَنَّهُ صَلى الله عَلَيه وسَلمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَبِيَدِهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ نَوَاةٍ تُسَبِّحُ بِهَا[8]

ہمیں کنانہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ انھیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا، آپ ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے، تو وہ چار ہزار گٹھلیوں پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

مرقاۃ المفاتیح میں اور ردّالمحتار میں ہے کہ آپ ﷺ نے دیکھ کر منع نہیں فرمایا۔ اِس تقریری حدیث سے معلوم ہوا کہ آج کل کے رواج کے موافق گٹھلیوں کے بجائے تسبیح پر شمار کرلیناجائز ہے، کیوں کہ گٹھلیوں اور مروّجہ تسبیح میں فرق صرف اتنا ہے کہ تسبیح میں دانے پروئے ہوتے ہیں اور گٹھلیاں الگ الگ ہوتی ہیں، اور یہ فرق ممانعت کا سبب نہیں بن سکتا۔

انگلیوں سے شمار کرنا

انگلیوں پر تسبیح کرنے سے مراد انگلیوں کے پوروں پر شمار کرنا ہے، اس میں ہاتھ کی انگلیوں کو مخصوص طرز پر ترتیب دینا بھی شامل ہے، جسے عقدِ انامل کہاجاتاہے۔ جیساکہ انگلیوں پر تسبیح کی فضیلت سے متعلق حضرت حمیضہ بنت یاسر سے روایت ہے :

عَنْ يُسَيْرَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِينَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولاَتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ[9]

وہ یسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ تکبیر، تقدیس اور تہلیل کی محافظت کریں اور تسبیح کو انگلی کے پوروں سے شمار کریں، اس لیے کہ روزِ قیامت اُن سے سوال ہوگا اور وہ جواب دیں گے۔

سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ، قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: بِيَمِينِهِ[10]

میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ تسبیح (یعنی سبحان اللہ) کو انگلیوں سے گنتے تھے، ابن قدامہ نے کہا کہ اپنے داہنے ہاتھ (کی انگلیوں) سے گنتے تھے۔

---

[8] احمد بن علی، مسند ابی یعلیٰ (دمشق: دارالمامون التراث، ۱۹۸۴ء) حدیث رقم ۷۱۱۸۔

[9] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، باب التسبیح بالحصیٰ، حدیث رقم ۱۵۰۱؛ ملاعلی بن سلطان القاری، مرقاۃ المفاتیح، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ء)، تحقیق: شیخ جمال عیتانی، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح، حدیث رقم ۲۳۱۶، ج۵، ص ۲۲۶۔

[10] ۔ابو داؤد، السنن، حدیث رقم ۱۵۰۴۔

مہینے کے ایام کا مخصوص عدد سے اشارہ کرنا

آپ ﷺ نے بعض مواقع پر یہ بات کہی کہ مہینہ تیس یا انیتس دن کا ہوتاہے،اور اس کے لیے اپنے دست مبارک سے انیتس اور تیس کا مخصوص عدد بنا کر اشارہ فرمایا،جیساکہ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الشهر تسع وعشرون وطبق شعبة يديه ثلاث مرار، وكسر الإبهام في الثالثة.قال عقبة: وأحسبه قال: الشهر ثلاثون وطبق كفيه ثلاث مرار[11].

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:مہینہ انیتس دن کا بھی ہوتاہے،اور شعبہ نے اپنے ہاتھ کو تین مرتبہ آپس میں ملایا،اور تیسری مرتبہ انگوٹھے کو جھکایا،عقبہ نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مہینہ تیس دن کا بھی ہے،اور آپ نے اپنی ہتھیلی کو تین مرتبہ ملایا۔

اس روایت سے معلوم ہوتاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیتس اور تیس کا عدد بناکر اس کی طرف اشارہ کیا،اس طرح یہ دو عدد بھی باقاعدہ روایت سے ثابت ہیں۔

تشہد میں مخصوص عدد بنانا

تشہد میں اشہد ان لاالہ الااللہ پر انگلی سے جو اشارہ کرتے ہیں،ایک حدیث کی روسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس اشارے سے ترپین (۵۳)کاعدد بنایا، جسے عقد سے تعبیر کیاگیاہے،یعنی انگلیوں کی وہ شکل بنائی جو ترپین کے شمار کے لیے مقرر ہے،اِس ضمن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ملاحظہ ہو:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– كَانَ إِذَا قَعَدَ فِى التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلاَثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ[12]

بے شک رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے، تواپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے،اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے،اور ترپین کاعدد بناتے اور انگشت سبابہ سے اشارہ کرتے۔

تشہد میں مخصوص عدد کی تنقیح

البدرالتمام شرح بلوغ المرام میں ہے کہ اِس روایت میں ترپین کے عدد سے مراد انسٹھ کاعدد ہے، لیکن چوں کہ بناوٹ میں دونوں قریب قریب معلوم ہوتے ہیں ،اس لیے انسٹھ کو ترپین سے تعبیر کردیا:

وقوله: وعقد ثلاثا وخمسين: وصورة عقد ذلك عند أهل الحساب: أن يضع طرف الخنصر على البنصر،

---

11 قشیری،ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم، الصحیح، (بیروت: دارالجیل، ۱۳۳۴ھ)، ج۳، ص ۱۲۳، حدیث رقم ۲۴۷۷۔

12 القشیری،ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم،الصحیح،(بیروت: دارالجیل)، ج۲، ص ۹۰، حدیث رقم ۱۳۳۸۔

وليس ذلك مرادا، بل المراد أنه يضع الخنصر على الراحة ويكون على الصورة التي يسميها الحساب تسعة وخمسين، ولعله في الحديث تقدير لفظ قريبا من ثلاثة وخمسين.[13]

ترپین کا عدد بنایا: اِس کی صورت اہل حساب کے نزدیک یہ ہے کہ خنصر کا کنارہ بنصر پر رکھا جائے، یہ اس کی مراد نہیں، بلکہ یہ مراد ہے کہ خنصر کو ہتھیلی پر رکھے اور اس کی صورت وہ ہو گی جس کو اہل حساب انسٹھ کہتے ہیں، اور شاید کہ حدیث میں اس کی صورت ترپین کے عدد کے قریب ہوتی ہے۔

نیز امام نووی کی شرح مسلم میں بھی یہی وضاحت موجود ہے۔[14] اسی طرح امام جلال الدین سیوطی (م: ۹۱۱ھ) نے الدیباج شرح صحیح مسلم میں بھی امام نووی کے حوالے سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔[15]

فتنۂ یاجوج وماجوج اور مخصوص عدد

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فتنۂ یاجوج وماجوج کے ظہور کی طرف اس طرح اشارہ فرمایا کہ ایک سوراخ کی مقدار بتانے کے لیے انگلیوں کی وہ شکل بنائی جو نوّے (۹۰) کے شمار کے لیے مقرر ہے:

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَتَحَ اللَّهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذَا وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ[16]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یاجوج وماجوج کی دیوار (میں) اس قدر (سوراخ) کھول دیا ہے، اور آپ ﷺ نے (اس کی مقدار بتانے کے لیے) نوّے کا عدد بنایا۔

سنن ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے دس کا عدد بنایا، ملاحظہ ہو:

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ: « لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ_ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ _ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ عَشْرًا»، قَالَتْ زَيْنَبُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ»: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ[17]

---

[13] المغربی، حسین بن محمد (م: ۱۱۱۹ھ)، البدرُ التمام شرح بلوغ المرام، (بیروت: دار ہجر، ۲۰۰۳ء) باب صفة الصلاة، ج۳، ص۱۳۷۔

[14] النووی، شرح المسلم، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، ۱۳۹۲ھ)، ج۵، ص۸۲، حدیث رقم ۵۸۰۔

[15] ۔السیوطی، الدیباج شرح المسلم، ج۲، ص۲۴۷۔

[16] البخاری، الجامع الصحیح، حدیث رقم ۳۳۴۷۔

[17] الترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع، (مصر: مکتبہ شرکۃ البابی الحلبی، ۱۹۷۵ء)، حدیث رقم ۲۱۸۷۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے، اس حال میں کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا، اور یہ فرمارہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس جملے کو تین مرتبہ دہرایا، عرب کے لیے ہلاکت ہے، اُس شر سے جو قریب آ چکا ہے، آج یاجوج وماجوج کی دیوار سے اس قدر (سوراخ) کھول دیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے (اس کی مقدار بتانے کے لیے) دس کا عدد بنایا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے تو کیا پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، جب زنا عام ہو جائے۔ (امام ترمذی نے کہا کہ) یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی روایت میں، سفیان کے حوالے سے 'نوے' اور 'سو' کے عدد کا لفظ بھی منقول ہے، ملاحظہ ہو:

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ، يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ [18]

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اِس حال میں کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا، اور یہ فرمارہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کے لیے اُس شر سے جو قریب آ چکا ہے ہلاکت ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اِس قدر (سوراخ) کھول دیا گیا ہے اور سفیان نے اس سوراخ کی مقدار بتانے کے لیے نوے یا سو کا عدد بنایا، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا جب کہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں تو پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، جب بے حیائی عام ہو جائے۔

اِن روایات سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے نوے یا سو کا عدد بنایا، جب کہ اس سے ماقبل روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دس کا عدد بنایا۔ اِن روایات سے انگلیوں کی خاص ہیئت میں گنتی ثابت ہوتی ہے، جسے عقدِ انامل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ابن بطال شرح صحیح بخاری میں اِن روایات میں تطبیق دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

هذه الأحاديث كلها مما أنذر النبى صلى الله عليه وسلم بها أمته وعرّفهم قرب الساعة لكى يتوبوا قبل أن يهجم عليهم وقت غلق باب التوبة، حين لاينفع نفسًا إيمانها لم تكن آمنت

---

[18] البخاری، الجامع الصحیح، حدیث رقم ۳۳۴۷۔

من قبل، وقد ثبت أن خروج يأجوج ومأجوج من آخر الأشراط، فإذا فتح من ردمهم في وقته (صلى الله عليه وسلم) مثل عقد التسعين أو المائة فلا يزال الفتح يستدير ويتسع على مرّ الأوقات، وهذا الحديث في معنى قوله (صلى الله عليه وسلم): (بعثت أنا والساعة كهاتين. وأشار بأصبعيه السبابة والتي تليها)۔[19]

یہ تمام احادیث جن میں نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ترہیب کی ہے، اور ان کو قیامت کے قریب آجانے کی پہچان کرائی ہے، تاکہ وہ لوگ توبہ کا دروازہ بند ہونے سے قبل اللہ کی رجوع کرلیں، اور جو اس سے پہلے ایمان نہ لا سکے اُن کو اُس وقت ایمان لانا فائدہ نہ دے سکے گا، اس سے یہ ثابت ہوا کہ یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا قیامت کی آخری علامات میں سے ہے، اور ان کی دیوار کا سوراخ رسول اللہ ﷺ کے وقت سے نوے یا سو کے عدد کے بقدر کھل چکا ہے، اور وہ وقت کے ساتھ ساتھ مسلسل کھل رہا ہے، اور بڑھ رہا ہے، یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے اُس ارشاد کی طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں اور قیامت اس طرح بھیجی گئیں اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا کہ یہ انگشت سبابہ اور جو اس سے متصل انگلی ہے۔

اِن روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عقدِ انامل کا مخصوص اسلوب آپ ﷺ نے مختلف احادیث میں اختیار فرمایا، فقہائے کرام نے اِس عقد انامل کی تفصیلی ترتیب کو مرتب کیا، جیسا کہ رسائل ابن عابدین وغیرہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں، ذیل میں اس کی ترتیب درجہ بدرجہ دی گئی ہے۔

عقد انامل کی مبادیات

عقد انامل کی مبادیات میں سب سے پہلے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں اور اُن کی انگلیوں کا تعارف کروایا جائے۔ دائیں اور بائیں ہاتھ کی پہچان اچھی طرح ہوجائے تو انگلیوں کے نام بتائے جائیں، ہر ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہیں، ان کے نام اس ترتیب سے ہیں کہ چھوٹی انگلی سے شروع ہو کر انگوٹھے پر ختم ہوتے ہیں، ان کے نام عربی، اُردو، فارسی اور انگریزی میں اس طرح ہیں:[20]

عربی میں ان کے نام: ۱۔خِنْصَرْ (سب سے چھوٹی)، ۲۔بِنْصَرْ (اس کے پاس والی)، ۳۔وُسْطیٰ (سب سے بڑی)، ۴۔ سَبَّابَہ (اس کے پاس والی)، ۵۔إِبْهَامْ (انگوٹھا)

---

19 ابن بطال، علی بن خلف، ابوالحسین، شرح صحیح بخاری، (الریاض: مکتبہ الرشد، ۲۰۰۳ء)، تحقیق: ابوتمیم یاسر، كتاب التعبير، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: ويل للعرب من شر قد اقترب، ج۱۰، ص۱۱۔

20 فتح محمد، پانی پتی، قاری، كاشف العسر شرح ناظمة الزهر، (لاہور: قراءت اکیڈمی)، ص ۳۲۔

فارسی میں ان کے نام ہیں: ا۔انگشت کوچک، ۲۔انگشت دوم، ۳۔انگشت میانہ، ۴۔انگشت شہادت ، ۵۔نرانگشت

ہندی میں ان انگلیوں کے نام یہ ہیں: ا۔چھنگلیا، ۲۔دوسری انگلی ، ۳۔بیچ کی انگلی ، ۴۔شہادت یا کلمہ کی انگلی، ۵۔انگوٹھا

انگریزی میں ان انگلیوں کے نام یہ ہیں:

1. Little Finger, 2. Ring Finger, 3. Middle Finger, 4. Fore Finger, 5. Thumb

اِن انگلیوں کے عربی نام خوب یاد کرلیں ورنہ مطلب سمجھنے میں دشواری آئے گی۔

عقدِ انامل میں ہاتھ اور اُن کی انگلیوں کی تقسیم کار

اس مخصوص گنتی میں دونوں ہاتھوں اور اُن کی انگلیوں کی تقسیم کار کچھ اس طرح ہے:

اکائیوں (احاد) کی انگلیاں

ایک سے نو تک کی اکائیوں کی گنتی صرف دائیں ہاتھ کی خنصر، بنصر، وسطی اِن تین انگلیوں کے کھولنے اور بند کرنے سے ہوتی ہے، اور اس کا طریقہ آگے آرہا ہے، ان اکائیوں میں سبابہ اور ابہام کا اور بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کا کوئی عمل دخل نہیں، پس ان اکائیو ں میں تو دائیں ہاتھ کی پہلی تین انگلیوں سے کام لیتے ہیں۔

دہائیوں (عشرات) کی انگلیاں

دس سے نوے تک کی نو دہائیوں کا شمار صرف دائیں ہاتھ کی سبابہ اور ابہام ان دو کے مخصوص طریقہ سے ملانے کے ساتھ ہوتا ہے۔

سینکڑوں (مئات) کی انگلیاں:

سینکڑوں کی گنتی بائیں ہاتھ کی خنصر، بنصر، وسطی ان تین انگلیوں سے ہوتی ہے۔

ہزاروں (اُلاف) کی انگلیاں:

ہزاروں کا شمار صرف بائیں ہاتھ کی سبابہ اور ابہام ان دوا نگلیوں سے ہوتا ہے۔ [21]

اکائیوں کے شمار کا طریقہ

احاد یعنی ایک سے نو تک کی اکائیوں کا طریقہ اس طرح ہے :

---

[21] حوالہ بالا۔

ایک: دائیں ہاتھ کی خنصر اس طرح بند کرو کہ اس انگلی کا سرا جس قدر ممکن ہو خم کھائے ہوئے اور اپنی جڑ سے قریب ہو۔

دو: دائیں ہاتھ کی بنصر اس طرح بند کرو کہ اس انگلی کا سرا جس قدر ممکن ہو خم کھائے ہوئے اور اپنی جڑ سے قریب ہو۔

تین: دائیں ہاتھ کی وسطی اس طرح بند کرو کہ اس انگلی کا سرا جس قدر ممکن ہو خم کھائے ہوئے اور اپنی جڑ سے قریب ہو۔

چار: خنصر کو کھول لو، جب کہ باقی انگلیاں اپنی اسی حالت پر رہیں۔

پانچ: بنصر بھی کھول دو، جب کہ باقی انگلیاں اپنی اسی حالت پر رہیں۔

چھ: وسطی اور خنصر کو کھول کر بنصر کو بند کر دو۔

سات: بنصر اور وسطی کو کھول کر خنصر کو ذرا لمبا کر کے اور جس قدر ہو سکے اس کے سرے کو سیدھا کر کے اور کلائی کی طرف بڑھا کر بند کرو، اور یہ لمبا کرنا اس لیے ہے کہ سات کے عقد کا ایک کے عقد سے التباس نہ ہو۔

آٹھ: اسی طرح بنصر کو بھی بند کر لو جس طرح سات کے عدد میں خنصر کو بند کیا تھا۔

نو: اسی طرح وسطی کو بھی بند کر لو۔[22]

دہائیوں کے شمار کا طریقہ

عشرات یعنی دہائیوں کے شمار کا طریقہ اس طرح ہے:

دس: ابہام کو کھڑا کر کے اس کے اوپر والے جوڑ کی لکیر پر سبابہ کے ناخن کا کنارہ اس طرح رکھو کہ گول حلقہ کی صورت بن جائے۔

بیس: ابہام کے اوپر کا جوڑ سبابہ کے نیچے کے جوڑ سے وسطی کی طرف اس طرح ملاؤ جس سے دیکھنے میں یہ معلوم ہو کہ ابہام کا اوپر کا جوڑ سبابہ اور وسطی کے درمیان میں دبا ہوا ہے، مگر یہ پہلے بتادیا گیا ہے کہ دہائیوں کی گنتی میں وسطی کا کوئی علاقہ نہیں ہے، صرف ابہام کے اوپر کے جوڑ کا سبابہ کے نیچے کے جوڑ سے وسطی کی جانب ملانا ہی بیس پر دلالت کرتا ہے۔

تیس: ابہام کو سیدھا کھڑا کر کے سبابہ کو خم دے کر دونوں کے سرے اس طرح ملاؤ کہ سبابہ سے قوس کی اور ابہام سے چلہ کی صورت بن جائے۔

چالیس: ابہام کا سرا سبابہ کے نیچے کے جوڑ کی پشت پر اس طرح رکھو کہ ابہام ہتھیلی سے ملا رہے، اور بیچ میں فصل یعنی جدائی نہ ہو۔

---

22 حوالہ بالا۔

پچاس: ابہام کو خم دے کر اس لکیر پر رکھو جو ہتھیلی کے کنارہ پر ابہام اور سبابہ کے وسط میں ہے،سبابہ کھڑی اورابہام اس کی سیدھ میں ہو۔

ساٹھ: ابہام کو خم دے کر اس کے ناخن پر سبابہ کی دوسری لکیر رکھو،جس سے تمام ناخن چھپ جائے۔

ستر: ابہام کے ناخن کا کنارہ سبابہ کے اوپر والی لکیر سے ملاؤ ،اس عقد سے ناخن کھلا رہے گا۔

اسّی: ابہام کو کھڑا کرکے اس کے اوپر والے جوڑ کی پشت پر سبابہ کو خم دے کر اس کے اوپر کا سرا رکھو۔

نوّے: ابہام کو کھڑا کرکے اس کے نیچے کے جوڑ کی لکیر پر سبابہ کے اوپر کا سرا رکھو۔[23]

سینکڑے اور ہزاروں کے شمار کا طریقہ

مئات(سینکڑوں)کا بیان: دائیں ہاتھ کی نو اکائیاں بائیں ہاتھ میں وہ نو سینکڑے ہوں گے،نہ کہ اکائیاں۔

اُلوف(ہزاروں) کا بیان: دائیں ہاتھ کی دہائیاں بائیں ہاتھ میں وہ ہزار ہوں گے۔[24]

یہ بات شیخ القراقاری فتح محمد صاحب پانی پتی نے کاشف العسر شرح ناظمة الزهر میں ذکر کی ہے ۔[25]

خلاصہ بحث

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اللہ کا ذکر بہت فضیلت کا حامل ہے،دھاگے دانوں کی مروجہ تسبیح پر اذکار وتسبیحات شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم اس حیثیت سے کہ انگلیوں کے پورے قیامت کے دن ان کے ذریعہ اذکار وتسبیحات شمار کرنے والوں کے بارے میں شہادت دیں گے، اور اپنا عمل ظاہر کریں گے، کہ ہم بھی شریک تسبیح رہے تھے، افضل اور اولیٰ یہی ہے کہ اذکار وتسبیحات انگلیوں پر شمار کرنا چاہیے۔الدر المنضود شرح ابی داؤد میں اس حدیث کے تحت یہ وضاحت کی گئی ہے کہ :

---

23 حوالہ بالا۔

24 القرطبیؒ،احمد بن عمر الانصاری ابوالعباس،المفهم لما أشكل من كتاب تلخيص مسلم،(دمشق : دار ابن کثیر،۱۹۹۶ء)، تحقیق: محی الدین دیب مستو،یوسف علی بدوی، احمد محمد السید، محمود ابراہیم ج ۲، ص ۲۰۱؛ العظیم آبادی، محمد شمس الحق، ابوالطیب،عون المعبود شرح سنن أبي داود، (المدینہ المنورہ: المكتبة السلفیہ،۱۹۶۸ء)، تحقیق: عبدالرحمن محمد عثمان، ج ۳، ص ۲۳۸؛ الشامی، محمد امین، آفندی،مجموعه رسائل ابن عابدين، الرسالة الخامسة: رفع التردد فی عقد الأصابع عند التشهد، (لاہور: سہیل اکیڈمی) ج ۱، ص ۱۲۰؛ کاشف العسر میں ہے کہ عقد انامل کے موضوع پر رسالہ مولانا نور محمد صاحب لدھیانوی نورپوری کی کتاب رسالہ عقد انامل ہے، (مقالہ نگار تاحال اس رسالہ کی تلاش میں ہے، ابھی تک اس کا صرف حوالہ مل سکا ہے) کاشف العسر شرح ناظمة الزهر ص ۳۲۔

25 تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: فتح محمد پانی پتی، کاشف العسرشرح ناظمة الزهر، ص ۳۳-۳۸۔

"عقد کا ترجمہ تو گرہ لگانا ہے، لیکن یہاں مراد اس سے عد بمعنی شمار کرنا ہے،اس لیے کہ بسااوقات شمار کرتے وقت بھی دھاگہ وغیرہ میں گرہ لگالیتے ہیں،ان روایات سے معلوم ہورہاہے کہ انامل(انگلی)پر شمار کرنا اولیٰ ہے بہ نسبت سبحہ (معروف تسبیح)اور کنکریوں پر شمار کرنے کے تاکہ بروزقیامت وہ گواہی دیں اور نیز تاکہ ذکر کی برکت ان کو حاصل ہو،آپ کے قول وفعل سے تو عد بالانامل ہی ثابت ہے اور کنکریوں اور گٹھلیوں پر شمار کرنا یہ آپ کی تقریر سے ثابت ہے۔۔۔۔نیز بعض احادیث سے اذکار وتسبیحات کا کنکریوں وغیرہ پر شمار کرنے کا جواز ثابت ہورہاہے،اور اسی پر علما نے سبحہ مروجہ(تسبیح)کو قیاس کیاہے"۔[26]

اگرچہ عام دانوں والی یا گنتی کرنے والی تسبیح کے ذریعے بھی ذکراللہ کی تسبیح کی جاسکتی ہے،لیکن اگر عقدانامل کا وہ مخصوص طریقہ اختیار کیاجائے کہ جس کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں مختلف اوقات میں اشارہ فرمایاہے ،تواس سے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت پر عمل کا فائدہ بھی حاصل ہوگا،وہاں دوسری طرف عصر حاضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ادا کے احیاء میں حصہ ہوجائے گا۔لوگوں کی اکثریت عقدانامل کی اس گنتی سے عام طور پر ناواقف ہے ، اور اہل علم کے لیے بھی بہت سے احادیث وغیرہ کے افہام وتفہیم میں بھی یہ عقد انامل بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

OOOOO

[26] الدر المنضود شرح ابی داؤد، ج ۲، ص ۶۲۸۔